Fikr-o-Nasar (Islamabad) 17:1-2 (1979)

ایران کا جدید آئینی مسودہ

ڈاکٹر سید علی رضا نقوی

ایران میں ایک طویل عوامی جدوجہد اور حالیہ اسلامی انقلاب کے بعد شہنشاہیت کے ڈھائی ہزار سالہ دور کا خاتمہ ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں عارضی طور پر ایک نگران حکومت بن گئی جس نے ۳۰ - ۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء کو استصواب رائے عامہ کرایا جس میں عوام کی بھاری اکثریت (۹۸ء۲ فیصد) نے اسلامی جمہوریہ کے قیام کے حق میں رائے دی۔ اس کے بعد ایک آئینی مسودہ ایران کے بعض علما اور ماہر قانون کی کمیٹی کی طرف سے تیار کیا گیا اور حال ہی میں اسے شائع کر کے اس کے بارے میں لوگوں سے رائے طلب کی گئی ہے۔ آئندہ چند ہفتے میں ایک ماہرین کی منتخبہ کمیٹی ان آرا و نظریات پر غور کر کے ایک آئینی مسودہ تیار کر کے عوام کے سامنے استصواب رائے کے لئے پیش کرے گی اور اس آئینی مسودہ کی عوامی منظوری کے بعد اسے نافذ کر دیا جائے گا اور آئندہ قومی اسمبلی اور صدارت جمہوریہ کے انتخابات اسی آئین کے تحت عمل میں آئیں گے۔

واضح رہے کہ ایران میں سابق خاندان پہلوی سے پہلے قاچاری خاندان کی حکومت کے دوران ایک عوامی آئینی تحریک جسے "تحریک مشروطیت" کہتے ہیں شروع کی گئی جس کا مقصد ایران میں استبداد، مطلق العنانی اور شخصی حکومت کو ختم کر کے آئینی حکومت کا قیام تھا۔ ایک طویل جہاد اور ہزاروں جانوں کی قربانی کے بعد بالآخر ۱۹۰۶ء (۱۴ جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ) کو ایک آئین پر اس وقت کے شہنشاہ ایران نے دستخط کر دیئے اور اس طرح اس نے آئین کا پابند رہنے کا وعدہ کیا لیکن اس نے بعض ایرانی دفعات پر یکسر عمل نہیں کیا۔

۱۹۲۵ء میں رضا شاہ نے قاچاری خاندان کا خاتمہ کر کے پہلوی خاندان کی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ۱۹۴۲ء میں اسے اتحادیوں نے معزول کر کے اس کے بیٹے محمد رضا شاہ کو اس کی جگہ تخت پر بٹھا دیا جو حالیہ اسلامی انقلاب کی کامیابی تک ایران پر حکومت کرتا رہا۔ اس کے دور میں آئین میں چند بنیادی تبدیلیاں لائی گئیں اور بعض صریح آئینی خلاف ورزیاں بھی کی گئیں۔ ایرانی آئین کو پس پشت ڈال کر سابق شاہ نے عوام کے حقوق کو غصب کر کے ایک شخصی مطلق العنان استبدادی حکومت شروع کر دی، جس کے خلاف گذشتہ سال ایک زبردست عوامی انقلاب کے نتیجہ میں اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ایران کی تاریخ میں ایک نئے

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

عوامی دور کا آغاز ہوا۔

ہم یہاں ایران کے جدید آئینی مسودہ کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

بنیادی اصول:- ایران کی مملکت اسلامی جمہوریہ ہوگی (دفعہ ۱) اس کا نظام ایک ایسا توحیدی نظام ہوگا جو اسلام کے بنیادی فعال اور انقلابی تہذیب کی اساس پر قائم ہو اور جس کا انحصار انسانی قدر و عظمت، ہر قسم کے تہذیبی سیاسی اور اقتصادی امتیازات کی نفی اور اسلامی تعلیمات کے مطابق لوگوں کو مفید علوم و تمدن کے مواقع سے استفادہ کرنے کی ضرورت پر ہوگا (دفعہ ۲)۔ حکومت کی بنیاد عوام کی رائے پر ہوگی اور ملک کے تمام مسائل کو قرآنی احکامات کے مطابق عوام کی منتخب اسمبلیوں کے ذریعہ حل کیا جائے گا (دفعہ ۳)۔ تمام قومیتوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں گے (دفعہ ۵) آزادی اور استقلال کی ضمانت اور عقیدہ، تحریر و تقریر اور دوسری قانونی آزادیوں کو کسی سے سلب نہیں کیا جاسکے گا (دفعہ ۶)۔ ہر قسم کی توسیع پسندانہ مداخلت سے اجتناب اور دنیا بھر کی ہر جدوجہد کی حمایت کی جائے گی (دفعہ ۷)۔ جدید علوم و فنون سے استفادہ کر کے ملکی صنعت و زراعت کو فروغ دیا جائے گا۔ لیکن دوسرے نظاموں سے ہر قسم کی وابستگی اور ان سے متاثر ہونے سے پرہیز کیا جائے گا (دفعہ ۸)۔ ہر فرد کو محنت کی آزادی ہوگی اور ہر قسم کا استحصال ممنوع ہوگا (دفعہ ۹)۔ حکومت تمام لوگوں کو تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کرے گی۔ تاکہ ان کی محدودیت کسی کی ترقی میں حائل نہ ہو (دفعہ ۱۰)

حکومت خاندان کی تشکیل اور ازدواجی زندگی کے استحکام کے اسباب فراہم کرے گی (دفعہ ۱۱)۔ ماں کو اپنے بچوں کی تربیت کا حق ہوگا اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت معاشرہ کا فرض ہوگا جس کے لئے ہر ماں کے لئے مادی اور روحانی امکانات فراہم کئے جائیں گے (دفعہ ۱۲)۔

سرکاری مذہب اور اقلیتیں۔ ایران کا سرکاری دین اسلام اور مذہب جعفری ہوگا جو ایران کے مسلمانوں کی اکثریت کا مذہب ہے لیکن دوسرے مذاہب کا بھی پورا پورا احترام کیا جائے گا بشمول زیدی، حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مذاہب کے، اور جہاں جہاں ان کے پیرو اکثریت میں ہیں وہاں ان مذاہب کے مطابق عمل ہوگا۔ شخصی قوانین اور دینی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ہر مسلمان کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی آزادی ہوگی (دفعہ ۱۳)۔ ایران میں زرتشتی، یہودی اور عیسائی لوگ جو سرکاری طور پر دینی اقلیتیں شمار کئے جاتے ہیں ان کو دینی مراسم کی بجا آوری، اپنی دینی تعلیمات اور شخصی قوانین پر عمل کی آزادی ہوگی (دفعہ ۱۴)۔

اقتدار اعلیٰ اور حکومت کے شعبے۔ قومی اقتدار اعلیٰ تمام عوام کا مشترک حق ہے اور اسے کسی ذات یا خاص گروہ کے مفادات کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ (دفعہ ۱۵)۔

حکومت کے تینوں شعبے، مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ ایک دوسرے سے آزاد ہوں گے۔ (دفعہ ۱۶) مقننہ کے اختیارات

کا استعمال قومی اسمبلی کے ذریعہ ہوگا جس کے فیصلے صدر جمہوریہ کی توثیق کے بعد عدلیہ اور انتظامیہ کو نفاذ کے لئے بھیج دیئے جائیں گے۔ اہم اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی مسائل میں مقننہ کے اختیار کا استعمال عوامی رائے شماری اور استصواب رائے عامہ کے ذریعہ عمل میں لایا جا سکے گا۔ دفعہ ۱۷)۔ عدلیہ کے اختیارات کا استعمال عدالتوں کے ذریعہ ہوگا جن کا قیام اسلامی معیاروں کے مطابق عمل میں آئے گا اور عوامی حقوق کا تحفظ اور اسلامی عدل و انصاف کا نفاذ ان کا فرض ہوگا۔ (دفعہ ۱۸)۔ انتظامیہ کے اختیارات کا استعمال صدر جمہوریہ اور کابینہ کے ذریعہ عمل میں آئے گا۔ (دفعہ ۱۹)۔

سرکاری پرچم، زبان اور رسم الخط۔ ایران کا سرکاری پرچم سبز سفید اور سرخ رنگوں کا اور اسلامی جمہوریہ کے مخصوص نشان کے ساتھ ہوگا (دفعہ ۲۰)۔ ایران کے لوگوں کی مشترک زبان اور رسم الخط فارسی ہوگا اور تمام سرکاری دستاویزات اور خط و کتابت اسی زبان اور رسم الخط میں ہوں گے لیکن اسکولوں اور مقامی جرائد میں علاقائی زبانوں کے استعمال کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۱)۔

قوم کے حقوق۔ تمام افراد قانون کی نظر میں برابر ہوں گے (دفعہ ۲۲)۔ لوگوں کا عقیدہ، حیثیت، جان، جائے رہائش اور پیشہ قانوناً محترم اور ہر قسم کے تجاوز سے محفوظ ہوگا (دفعہ ۲۳)۔ لوگوں کی ڈاک اور ٹیلیفون ستر اور ٹیپ سے محفوظ ہوں گے اور ٹیلیگرام یا ٹیلکس کی ترسیل پر کوئی پابندی نہیں ہوگی (دفعہ ۲۴)۔ اخبارات کو خبروں کی اشاعت اور اپنی رائے کے اظہار کی آزادی ہوگی سوائے عفت عمومی یا دینی شعائر وغیرہ کے منافی مواد کی اشاعت کے (دفعہ ۲۵)۔ دینی سیاسی اور مختلف پیشوں کی پارٹیوں اور تنظیموں کے قیام کی قانونی حدود میں آزادی ہوگی (دفعہ ۲۶)۔ پرامن جلسوں اور جلوسوں کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۷)۔ ہر شخص کو ہر جائز پیشہ اختیار کرنے کی آزادی ہوگی (دفعہ ۲۸)۔ حکومت کا فرض ہوگا کہ لوگوں کو صحت، علاج، بیکاری، ضعف العمری اور کام سے معذوری کے بیمہ کا تمام لوگوں کے لئے انتظام کرے۔ کاشتکاروں، مزدوروں اور کم آمدنی والے گروہوں کو ترجیح دی جائے گی (دفعہ ۲۹)۔ افراد ایرانی شہریت سے صرف اس صورت میں محروم کئے جا سکیں گے جب وہ کسی دوسرے ملک کی شہریت قبول کر لیں (دفعہ ۳۰)۔ ہر شخص کو حصول انصاف کے لئے مجاز عدالت سے رجوع کرنے کا حق ہوگا (دفعہ ۳۱)۔ ہر شخص اس وقت تک بے گناہ متصور ہوگا جب تک اس کا جرم کسی مجاز عدالت میں ثابت نہیں ہو جاتا۔ (دفعہ ۳۲)۔ کسی شخص کو عدالتی حکم یا قانونی طریقے کے بغیر گرفتار نہیں کیا جا سکے گا۔ گرفتاری کی صورت میں ملزم کو زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے کے اندر گرفتاری کے اسباب و دلائل سے آگاہ کر دینا ضروری ہوگا (دفعہ ۳۵)۔ اقرار جرم کے لئے جسمانی یا روحانی ایذا پہنچانا ممنوع ہوگا (دفعہ ۳۶) نجی ملکیت جو قانونی ذرائع سے حاصل کی گئی ہو محترم ہوگی (دفعہ ۴۰) اور اس پر بغیر قانون کی منظوری یا جائز قیمت کی ادائیگی کے ضرورت عامہ کے نام پر حکومت قبضہ نہیں کر سکتی (دفعہ ۴۱)۔ ہر شخص کو قانونی طور پر اپنے علمی، ادبی ہنری اور صنعتی کارناموں کے مادی اور روحانی فوائد سے بہرہ ور ہونے کا حق ہوگا (دفعہ ۴۲) قابل کاشت زمینوں کو بغیر معقول وجہ کے غیر مزروعہ نہیں چھوڑا جا سکے گا (دفعہ ۴۴)۔ اور (اسی طرح) قابل کاشت زمین کو

غیر مزروعہ میں تبدیل کرنا (بھی) ممنوع ہوگا (دفعہ ۴۵)۔

زیرِ زمین اور سمندری وسائل، کانیں، جنگلات، بند، دریا اور پانی کے دوسرے ذخائر، بنجر زمینیں اور چراگاہیں قومی ملکیت شمار ہوں گی (دفعہ ۴۶)۔ اگر صنعتوں، زراعت یا تجارت کے شعبوں میں نجی ملکیت مفادِ عامہ کے لئے باعثِ ضرر یا تجاوز ہو، تو قومی اسمبلی کی منظوری سے اس کو قومی ملکیت قرار دیا جا سکے گا (دفعہ ۴۷)

قومی اسمبلی اور اس کے اختیارات ۔ قومی اسمبلی کے نمائندے خفیہ رائے دہی کے ذریعہ (دفعہ ۴۸) چار سال کے لئے (دفعہ ۴۹) دو سو ستر کی تعداد میں (دفعہ ۵۰) انتخاب کئے جائیں گے۔ زرتشتی اور یہودی ایک ایک اور عیسائی لوگ دو نمائندے جداگانہ منتخب کریں گے (دفعہ ۵۰)، اور تمام ارکان اسمبلی باقاعدہ اجلاس سے پہلے ایک حلف اٹھائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ، قرآن اور انسانی شرافت کی قسم کھا کر عہد کریں گے کہ اسلامی انقلاب سے حاصل شدہ نتائج اور اسلامی جمہوریہ کے اصولوں اور قوم کی طرف سے سونپی ہوئی امانت کی حفاظت کریں گے۔ غیر مسلم اقلیتی نمائندے اپنی آسمانی کتاب کا نام لیں گے۔ (دفعہ ۵۱)۔ قومی اسمبلی عام قومی مسائل سے متعلق قانون سازی کریگی (دفعہ ۵۵)۔ جو اسلام اور آئین کے منافی نہ ہوں (دفعہ ۶۶)۔ اسمبلی ملک کی سرحدی حدود میں تبدیلی کی منظوری (دفعہ ۵۹)، پبلک کمپنیوں اور اداروں کے قیام اور تجارتی، صنعتی، زرعی اور معدنی امور میں اجارہ داری کی اجازت دیگی (دفعہ ۶۰) مارشل لاء کا نفاذ سوائے جنگ کے موقع پر ممنوع ہوگا (دفعہ ۶۸) کم از کم دس نمائندے حکومت سے جواب طلبی کر سکتے ہیں جس کی سماعت کے بعد حکومت اعتماد کا ووٹ لے گی عدم اعتماد کی صورت میں حکومت معزول ہو جائے گی۔ اور وزیر اعظم یا اس وزیر کو جس سے جواب طلبی کی گئی ہو آئندہ فوری بننے والی کابینہ میں شرکت کا حق نہیں ہوگا (دفعہ ۷۰)۔ ارکان اسمبلی پر قابل دست اندازی پولیس جرم کے ارتکاب کی صورت میں فوراً اور ناقابل دست اندازی پولیس جرم کی صورت میں اسمبلی کی اجازت سے مقدمہ چلایا جائے گا۔ (دفعہ ۷۱)

رفاہِ عامہ، صحت، تعلیمی، تہذیبی اور اقتصادی اصلاحات کے لئے ہر دیہات، شہر، ضلع، ڈویژن اور صوبہ میں مخصوص کونسلیں ہوں گی (دفعہ ۴۷)۔

صدر جمہوریہ اور اس کے اختیارات ۔ صدر جمہوریہ داخلی اور بین الاقوامی تعلقات۔ اور آئین کے نفاذ سے متعلق امور میں ملک کی بلند ترین حیثیت کا مالک اور حکومت کے تینوں شعبوں میں باہمی نظم پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوگا (دفعہ ۷۵)۔ وہ مسلمان، ایرانی الاصل اور ایران کا شہری ہوگا (دفعہ ۷۶)، اور چار سال کے لئے منتخب ہوگا اور صرف ایک دفعہ مزید منتخب ہو سکے گا (دفعہ ۷۷)۔ وہ اسمبلی میں براہ راست عام رائے دہی کے ذریعہ ایک حلف پڑھ کر اس پر دستخط کرے گا جس میں اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی قسم کھا کر عہد کرے گا کہ آئین اور ملک کے سرکاری مذہب کا نگہبان رہے گا۔ افراد کی آزادی، احترام اور حقوق کی حمایت کرے گا۔ اور ہر قسم کی انانیت سے

پرہیز کرے گا (دفعہ ۸۲)۔ صدر قوانین کی توثیق مقررہ مہلت کے اندر کرے گا (دفعہ ۸۳)۔ جن قوانین کو وہ آئین یا اسلامی شریعت کے منافی سمجھتا ہو ان کو اسمبلی کو نظر ثانی کے لئے بھیج سکے گا اور مکرر اعتراض ہونے کی صورت میں آئین کی محافظ کونسل کے سامنے پیش کرے گا۔ (دفعہ ۸۴)، سوائے مالی بلوں کے جن پر اسمبلی کی نظر ثانی کے بعد صدر کو توثیق کرنا ہوگی (دفعہ ۸۵) انتظامیہ اور قومی اسمبلی کے درمیان ناقابل حل اختلاف کی صورت میں صدر، استصواب رائے عامہ کے ذریعہ اسمبلی کو قوم کی منظوری سے توڑ کر اسمبلی کے نئے انتخاب کا فوری اعلان کرے گا تاکہ چھ ہفتہ کے اندر نئی اسمبلی کام شروع کر دے (دفعہ ۸۹)۔ صدر کو اسمبلی کی منظوری سے عام معافی کا اعلان (دفعہ ۹۰)، حکومت کی طرف سے اعزازی نشانات و القاب کے عطا کرنے (دفعہ ۹۱) دوسرے ملکوں میں بھیجے جانے والے ایرانی سفراء کے تقرر (دفعہ ۹۲)، تمام ایرانی افواج کی کمان (دفعہ ۹۳)، دوسری حکومتوں سے معاہدوں (دفعہ ۹۴) اور اسمبلی کی منظوری سے جنگ کرنے یا جنگ بندی کے اعلان کا حق ہوگا (دفعہ ۹۵)۔ صدر کی غیر حاضری یا بیماری کی صورت میں صدارت جمہوریہ کونسل جو وزیر اعظم، قومی اسمبلی کے اسپیکر اور عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس پر مشتمل ہوگی صدر کے فرائض انجام دے گی۔ (دفعہ ۹۷)۔ صدر کی معزولی، طویل بیماری یا دوسرے اسباب کی بنا پر صدر کی برطرفی کی صورت میں نئے صدر کا انتخاب پچاس روز کے اندر ہونا لازمی ہوگا (دفعہ ۹۸)۔ صدر پر خیانت یا ملک کی سلامتی کے خلاف سازش کے الزام کی صورت میں قومی اسمبلی کے تمام ارکان کی تین چوتھائی تعداد کی رائے سے عدالت عظمیٰ میں مقدمہ چلایا جا سکے گا۔ (دفعہ ۱۰۲)۔

کابینہ۔ وزراء وزیر اعظم کی تجویز اور صدر کی منظوری سے مقرر ہونگے اور قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے (دفعہ ۱۰۳) کابینہ کی صدارت وزیر اعظم کرے گا (دفعہ ۱۰۴)۔ وزیر اعظم کا مسلمان، ایرانی الاصل اور ایرانی شہری ہونا لازمی ہوگا۔ (دفعہ ۱۰۶)۔ کابینہ کا ہر رکن اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوگا (دفعہ ۱۰۹)۔ اگر وزیر اعظم یا کسی وزیر پر خیانت یا ملک کی سلامتی کے خلاف سازش کا الزام لگایا گیا ہو تو اسمبلی کی اکثریت کے ووٹ سے اس پر عدالت عظمیٰ میں مقدمہ چلایا جا سکے گا (دفعہ ۱۱۲)۔

مالیاتی امور۔ ہر قسم کا ٹیکس صرف قانون کے ذریعہ عائد کیا جائے گا (دفعہ ۱۱۴)۔ مالیاتی نظام عدل اور انسانیت پر مبنی ہونا چاہیئے (دفعہ ۱۱۵)۔ قومی بجٹ کو حکومت تیار کرکے قومی اسمبلی کی منظوری سے نافذ کرے گی (دفعہ ۱۱۶)۔

فوج۔ ملک کے استقلال اور علاقائی سالمیت کا تحفظ ایران کی اسلامی جمہوریہ کی فوج کی ذمہ داری ہوگی (دفعہ ۱۲۱) کوئی غیر ملکی افسر یا سپاہی ایرانی فوج میں قبول نہیں کیا جائے گا (دفعہ ۱۲۲)۔ سالانہ فوجی اخراجات کی منظوری قومی اسمبلی دے گی۔ (دفعہ ۱۲۳) کسی بھی غیر ملکی فوجی اڈہ کا قیام ایران میں ممنوع ہوگا اگرچہ اس کے مقاصد پرامن ہی کیوں نہ ہوں (دفعہ ۱۲۴)۔

عدلیہ - عوام اپنی شکایات کے سلسلہ میں ملک کی عدالتوں سے رجوع کر سکیں گے (دفعہ ۱۲۶)۔ عدلیہ مستقل ہوگی اور صدر اس کے استقلال کا ضامن ہوگا (دفعہ ۱۲۷)۔ جن صورتوں میں کسی جج کو فیصلہ دینے کے لئے موجودہ قوانین میں سند نہ ملتی ہو، تو وہ شریعت، رواج، مسلم رسم، یا عام عدل و مصلحت کے تقاضوں کے پیش نظر فیصلہ دے گا۔ (دفعہ ۱۳۶)۔ خاص فوجی فرائض سے متعلق جرائم کے لئے خاص فوجی عدالتیں قائم کی جائیں گی جبکہ فوجیوں اور پولیس کے دوسرے مقدمات کی سماعت عام عدالتوں میں ہوگی (دفعہ ۱۳۸)۔ شعبۂ عدلیہ سے متعلق امور جیسے ججوں کا تقرر یا معزولی وغیرہ اعلیٰ عدالتی کونسل انجام دے گی جو عدالت عظمیٰ کے شعبوں میں سے تین افراد، دس سالہ تجربہ رکھنے والے ججوں میں سے چھ افراد، عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس اور اٹارنی جنرل پر مشتمل ہوگی جو پانچ سال کے لئے مقرر کئے جائیں گے (دفعہ ۱۳۹)۔

انتظامی عدالت - حکومت کے ملازمین کے خلاف عوام کی شکایات کی سماعت کے لئے مخصوص انتظامی عدالت قائم کی جائے گی (دفعہ ۱۴۱)۔

آئین کی محافظ کونسل - آئین کے تحفظ کے لئے ایک آئین کی محافظ کونسل قائم کی جائے گی جس میں شرعی مسائل میں اجتہاد کرنے والوں میں سے پانچ افراد اور قانونی مسائل میں نظر رکھنے والوں میں چھ افراد شامل ہوں گے جن میں سے تین افراد ملک کے لا کالجوں کے استادوں اور تین عدالت عظمیٰ کے ججوں میں سے قومی اسمبلی انتخاب کرے گی (دفعہ ۱۴۲) ان کا انتخاب دس سال کے لئے ہوگا لیکن پہلے دور میں پانچ سال بعد ہر گروہ میں سے دو افراد قرعہ اندازی کے ذریعہ بدل دیئے جائیں گے (دفعہ ۱۴۳)۔ محافظ کونسل کسی مرجع تقلید، صدر، عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس یا اٹارنی جنرل کی درخواست پر کسی قانون پر غور کر سکے گی، بشرطیکہ اس قانون کی توثیق کو ایک ماہ سے زیادہ مدت نہ گذری ہو (دفعہ ۱۴۴) اگر کونسل کسی قانون کو مسلم شرعی اصولوں کے صریحاً مخالف یا دستور کے دوسرے اصولوں کے منافی سمجھے تو وہ دلائل کیساتھ اس قانون کو قومی اسمبلی کو نظر ثانی کیلئے بھیج سکے گی اور قومی اسمبلی ان مذکورہ دلائل کے پیش نظر اس پر نظر ثانی کریگی (دفعہ ۱۴۵) کونسل کم از کم دو تہائی ارکان کی رائے سے فیصلے کرے گی۔ (دفعہ ۱۴۶)۔

آئین میں تبدیلی - اگر قومی اسمبلی کی اکثریت یا کابینہ کی تجویز پر صدر آئین کی ایک یا متعدد دفعات میں نظر ثانی کی ضرورت کی درخواست کرے تو نظر ثانی کا بل قومی اسمبلی یا کابینہ تیار کر کے قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرے گی۔ قومی اسمبلی کے دو تہائی ارکان کی توثیق پر قوم سے استصواب رائے عامہ کے ذریعہ اس کی منظوری لی جائے گی۔ البتہ ملک کے نظام کا اسلامی ہونا اس دفعہ میں شامل نہیں ہوگا (دفعہ ۱۴۸)۔

نشریات کی آزادی - نشریاتی اداروں (ریڈیو اور ٹیلی ویژن) سے خبروں وغیرہ کے نشر ہونے کی آزادی ہوگی۔ ان اداروں کا نظم و نسق مملکت کے تینوں شعبوں کی مشترک نگرانی میں عمل میں آئے گا (دفعہ ۱۵۱)۔